

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الْفَضْلُ لِلَّهِ وَرَحْمَتُهُ
وَعِزَّتُهُ لِقَوْمٍ يُعْذِرُونَ

روزنامہ
الفصل تاویان

لفصل تاویان

ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZLOQADIAN

روزنامہ
الفصل تاویان

یوم جمعہ

جسلد ۲۹ | ۱۴ شہادہ ۲۰ | ۱۳ بیچ الاول ۶۰ | ۱۳ ۴۰ | ۲۱ اپریل ۱۹۰۲ء | نمبر ۷۶

احباب کے غور کیلئے چٹ گذارشت

از جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاور

میں ذیل میں چند سطور اپنے احباب کے تفکر کی جولانی کے لئے پیش کرتا ہوں۔ ان میں سے اکثر باتیں غیر مبین اصحاب کے عہد کے لئے خود انہی کے مسلمات کی روشنی میں لکھی گئی ہیں۔

۱) کہہ دیا ہے۔ کہ میں اسٹیجی ہوں۔ جو پیشہ دار نبی ہی کا متادفت ہے۔ قرآن کریم نے بھی کثیر الالہام کا نام سورہ حج میں ہی رکھا ہے۔

۲) انبیاء کے بعد خلافت مسنون ہے۔ لیکن ظاہری حالت کے دیکھنے سے نظر آتا ہے۔ کہ گویا حضرت اقدس نے دو باتوں میں اس کے خلاف اظہار فرمایا۔ اول آپ نے شہادہ کے آخر میں اپنی زندگی میں ہی اپنی جماعت کے لئے ۱۴۔ نغز کی ایک انجمن مقرر کی۔ اور فرمایا۔ کہ یہ انجمن کثرت رائے سے جو فیصلہ کرے۔ وہ واجب العمل ہوگا۔ دوسرے آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ یہ انتظام اس وقت تک دے گا۔ کہ کوئی فرد روح القدس کی تائید سے کھڑا ہو۔ اس طرح گویا ایک تو آپ نے اپنی زندگی میں ہی اپنا ایک جانشین مقرر کر دیا۔ اور دوسرے گویا خلافت کا مقام بظاہر انجمن کو دے دیا اگرچہ یہ انتظام بہر حال عارضی تھا۔ مگر اس نے بظاہر انجمن کے بعد خلافت کے شروع ہونے

۱) حضرت اقدس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کے خدا داد علم میں تدریجی ترقی ہوئی ہے۔ آپ نے اپنی بعض ابتدائی باتوں کو اپنی آخری تصانیف میں خدا کے حکم سے منسوخ فرما دیا ہے۔ یہی وجہ ہوئی۔ کہ بعض کوتاہ اندیشوں کے نزدیک بعض امور میں آپ کی اصلی پوزیشن مشتبہ ہو گئی ہے۔ غیر احمدیوں کے نزدیک آپ کے یہ بیانات متضاد ہیں اور احمدی اس ظاہر میں نظر آنے والے اختلاف سے دو فریقوں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔ ایک فریق پہلے بیانات سے استناد کرتا ہے۔ اور دوسرا فریق آخری بیانات سے۔ ظاہر ہے کہ کچھ مسلمانوں کے واسطے آخری بیانات کا ماتا لازم ہے۔ یہ تدریجی ترقی حضرت اقدس کے ساتھ خاص نہیں۔ بلکہ انبیاء کرام علم ہی پر ترقی کرتا ہے۔ حضرت اقدس کی اپنی جماعت کے واسطے جو وصیت لکھی۔ اس میں یہی مسئلہ نبوت کے متعلق اپنی پوزیشن صاف

نقطی طور پر واجب العمل ہو گیا تھا۔ ان واقعات نے جو خدا کی ازنی تقدیر کے ماتحت رونما ہوئے بعض حقائق کو اس طرح عینی کر دیا۔ جیسا کہ بعض لوگوں کے نزدیک حضرت اقدس کی پوزیشن عینی ہو گئی۔ (محل)

اس کے علاوہ ان واقعات میں ایک اور واقعہ بھی موجود ہے حضرت اقدس کی وصیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ انجمن اپنا چارج اس فرد کو دے۔ جو روح القدس کی تائید سے کھڑا ہوگا۔ مگر یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ انجمن کس طرح خلاف معمول اس کے دعوئی کو مان کر اپنا کام اس کے سپرد کر دے گی اس وقت تک سات نقرات سے مدعا ہوتا ہے۔ کہ وہ روح القدس کی تائید کے ساتھ مصلح موعود بنا کر کھڑے کئے گئے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ آیا ان اداروں میں سے جو اس وقت ہر کار ہیں کسی نے بھی ان کی طرف توجہ کی ہے۔ دعویٰ کا اثبات مشکل ترین امر ہے۔ سادہ چہرے کے ماتھے میں کام ہو۔ اس کا خود اپنی مرضی سے دوسرے کے ماتھے میں کام دینا موت سے کم نہیں۔ احمدی احباب کو چاہیے۔ کہ ان واقعات کی توجہات تلاش کریں۔ کیونکہ میرے خیال میں انہی کے اندر روشنی کا سامنا موجود ہے۔ اس معاملہ میں میری تحقیقات کتابتہ مخففہ آ رہے ہیں۔ کہ یہ واقعات امدت کے لیے قابل مشیت تھے پیدا کئے ہیں۔ سات نقرہ مصلح موعود ہونے کا دعوے کر چکے ہیں۔ ان میں سے تین فوت ہو چکے ہیں۔ اور ایک نے اپنے دعوے کو منوانے کے واسطے کوئی جدوجہد نہیں کی

میں ایک وقفہ ڈال دیا۔ اب یہاں دوسرا اثبات پیدا ہونے میں۔ اول یہ کہ آپ نے اپنی زندگی میں ہی کیوں ایک جانشین مقرر کر دیا اور دوسرے یہ کہ اپنے وصال کے بعد کے اضافہ کے لئے بھی جیب خلیفہ منتخب کرنے کا وقت آنے والا تھا۔ آپ نے انجمنی نظام کو کبھی موید روح القدس کے مقرر ہونے تک کیوں قائم رکھنے دیا۔ ان سوالوں کا عملی جواب یہ ہے۔ کہ جو کام خدا کو منظور تھا۔ وہ انجمن نے خود اپنے ماتھے سے کر دیا یعنی حضرت اقدس کی وفات پر حضرت مولوی نور الدین صاحب ربہ کو خلیفہ منتخب کر لیا۔ یہ تقریر خدا کو پسند تھا اور جماعت کی ترقی کا باعث ہوا۔ اور جماعت کی بھاری اکثریت نے جس اُسے پسند کیا۔ مگر انجمن کے بعض ممبروں کی نیت اور مصلحتی جس کا بہت جلد ظہور ہو گیا۔ کیونکہ انہوں نے خلیفہ منتخب کرنے کے بعد اس کے ساتھ اختیارات کا جھگڑا شروع کر دیا۔ انہوں نے یہ تم خود خلیفہ کا انتخاب اس ارادے سے کیا تھا۔ کہ خلیفہ صرف بیعت لے گا۔ اور درس دے گا۔ مگر اصل حکومت انجمن کرے گی۔ حالانکہ خود رکھنا جائے تو اس اختلاف اور جدال کے لئے کوئی گنجائش باقی نہیں رہی تھی۔ کیونکہ خلافت کے حق میں جو ریزولوشن خود انجمن نے پاس کیا تھا۔ وہ نہ صرف حضرت اقدس کے ارشاد کے ماتھے بلکہ ضابطہ کی توجہ سے بھی

المنبتیح

قادیان شہادت ۱۳۲۰ھ میں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام نے اپنے منکر و بدعتیوں کو مٹانے کے لیے فرمایا ہے کہ آئندہ اسلامی فرقوں میں نہ کوئی ولی ہوگا۔ اور نہ کوئی بادشاہ۔ (ول کے متعلق تو حضرت صاحب کا یہ صریح ارشاد ہے کہ لا ولی بعدی الا الذی ھو منی و علی عہدی اور بادشاہ کے متعلق حضرت کا کشفائت بادشاہوں کو اپنی غلامی میں دیکھنا۔ اور پھر دوسری جگہ فرمایا۔ کہ مسلمانوں میں سے جو مجھ سے الگ رہے گا۔ وہ کاٹا جائیگا بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ کانی صریح اشارے ہیں) گویا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار کے سبب ان کو ہی اور دنیوی رحمت سے محروم کر دیا ہے۔ آئندہ کے لئے یہ دونوں نعمتیں انہیوں سے مخصوص کر دی گئی ہیں۔

جو انبیاء کے واسطے مخصوص ہیں۔ حضرت اقدس نے اپنی نبوت کی وجہ سے اپنی کلی فضیلت حضرت مسیح نامہ صلی علیہ وسلم پر نظر فرکی۔ اور اپنے منکروں یعنی غیر احمدیوں کے لئے اسی قسم کی پیشگوئیاں کی ہیں۔ جو حضرت مسیح نامہ صلی علیہ وسلم نے اپنے منکر یہودیوں کے متعلق کیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا ہے کہ آئندہ اسلامی فرقوں میں نہ کوئی ولی ہوگا۔ اور نہ کوئی بادشاہ۔ (ول کے متعلق تو حضرت صاحب کا یہ صریح ارشاد ہے کہ لا ولی بعدی الا الذی ھو منی و علی عہدی اور بادشاہ کے متعلق حضرت کا کشفائت بادشاہوں کو اپنی غلامی میں دیکھنا۔ اور پھر دوسری جگہ فرمایا۔ کہ مسلمانوں میں سے جو مجھ سے الگ رہے گا۔ وہ کاٹا جائیگا بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ کانی صریح اشارے ہیں) گویا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار کے سبب ان کو ہی اور دنیوی رحمت سے محروم کر دیا ہے۔ آئندہ کے لئے یہ دونوں نعمتیں انہیوں سے مخصوص کر دی گئی ہیں۔

گویا بالفاظ دیگر اسے اپنے دعوے کی صداقت پر یقین نہیں۔ بانی مرتضیٰ نے اپنے میں جو اپنے دعوے کا اعلان کرتے ہیں۔ اور اس کی تائید میں شہادت اور رسکے بھی لکھتے ہیں۔ قادیان کے موجودہ خلیفہ صاحب یعنی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی جن کو ان کی جماعت ان کے عالی شان کاموں کی وجہ سے صلح و عود سمجھتی ہے۔ انہوں نے اب تک ہر سب سے اپنے دعوے نہیں کیا کہ وہ تین کو چار کرنے والے ہیں۔ مگر ویسے دیکھا جائے تو وہ گویا بانی تین مدعیوں کی موجودگی میں جو تھے ہیں۔ اور انجن کا کام بھی علم انہی کے ہاتھ میں لغویں شدہ ہے۔ اب اگر اس کے بعد کوئی پانچواں مدعی پیدا ہو تو موجودہ عقیدہ میں اس کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ اور نتیجہ ظاہر ہے۔ یہ میں نے ایک ذوقی بات اشارۃً بیان کی ہے۔ جس پر سب کے دوت مزید غور کر کے اپنے لئے خود کوئی راستہ پیدا کر سکتے ہیں۔

پر یہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس کی نبوت حقیقی نہیں بلکہ صرف مجازی ہے۔ مگر وہ سمجھتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس نے اس مجازی کی تشریح خود کر دی ہے۔ پشاور نے فرماتے ہیں۔ ما لنعنی من النبوة ما یعنی فی الصحف الاولی۔ یعنی ہم اپنی نبوت سے اس قسم کی نبوت نہیں مراد لیتے۔ جو صحف اولے میں مراد لگئی ہے۔ یعنی نہ تو اس سے شریعت دالی نبوت مراد ہے۔ اور نہ یہ کہ وہ برادرات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملی ہو۔ بلکہ صرف ایسی نبوت مراد ہے جو اپنے تیسرے نبی کی پیروی سے ملے یعنی مجازی کا لفظ سابقہ نبوتوں کے مقابل میں ہے۔ نہ یہ کہ اس نبوت کی کوئی حقیقت نہیں۔ ایک بہادر شخص کو شیر کہتے ہیں کیونکہ شیر اور انسان میں جو چیز مشترک ہے وہ بہادری ہے۔ اور سولے بہادری کے ان میں کوئی اشتراک نہیں۔ مگر اس مجازی سے یہ مراد نہیں۔ کہ وہ شخص بہادری نہیں۔ اور یہ کہ اس کی بہادری مجازی ہے حقیقی نہیں۔ اسی طرح نبوت کے معاملہ میں مجازی سے یہ مراد نہیں کہ یہ نبوت نہیں۔ بلکہ یہ مراد ہے کہ سابقہ نبوتوں میں جو بعض باتیں پائی جاتی تھیں۔ یعنی بلا واسطہ کسی سابقہ نبی کے نبوت کا درجہ حاصل نہ ہو۔ اور اس میں نہیں۔ بانی قرآن کے لئے ان کے باطل مگر اسے کہ نبوت کی سابقہ نبوتوں سے افضل ہو جیسا کہ مثلاً حضرت اقدس سے مراد فرمائی ہے۔ کہ میں علیہ علیہ السلام سے افضل ہوں۔ غیر سب ایچ اصحاب موعود کریں۔ کہ اگر اسلام میں نبوت اور ولایت نہیں جو یہودیت میں ہمیشہ رہتی رہی۔ تو یقیناً اسلام ایک بے غم و درخت کی طرح ہے جس قوم کے درخت کو موسم پر پھل پھل گیا۔ وہ خیرات کس طرح ثابت ہو سکتی ہے اور یہ سیری ان گزارشات پر دوست موعود فرمائیں

کے مبعوث ہونے پر ایسے انبیاء کا خاتمہ ہوگا۔ تمام جہان کے لئے ایک ہی نبی آیا اور ایک ہی شریعت لایا۔ جو قیامت تک رہے گی۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضور صلی علیہ وسلم کو سابقہ انبیاء پر یہ عظیم الشان فضیلت عطا کی۔ کہ آئندہ غیر شاکر نبی صرف حضور کی پیروی سے نہیں گئے۔ اسی وجہ سے حضرت اقدس نے آپ کا نام نبی تراش رکھا ہے۔ اور قرآن کریم بھی اسی معنی کی تائید کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی لے لو کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو اؤ میری تابعداری کرو۔ تاکہ تم اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اب اللہ تعالیٰ کا محبوب بننا حضور کی تابعداری پر موقوف ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ محبوب کون ہوتے ہیں تو ظاہر ہے کہ محبوب سے مراد انبیاء اور اولیاء ہیں۔ اولیاء وہ ہوتے ہیں جن کو یقین کے مرتبہ پر پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی ہستی کی خبر دے۔ اور انہیں اپنا دوست رکھے۔ ان کو اصطلاح میں مرشد (بشارت دید فتح وال) بھی کہتے ہیں۔ اور انبیاء وہ ہوتے ہیں جو کثیر الالہام ہوں اور اللہ تعالیٰ انہیں کثرت کے ساتھ اور غیبیہ پر اطلاع دے۔ اور ان کو نبی کا نام دے کہ کسی خدمت پر مقرر کرے نبی کا خطاب دینا صرف اللہ تعالیٰ سے مخصوص ہے۔ اور کثیر الالہام نبی مدعی حضرت دی جاتا ہے۔

(۵)

حضرت اقدس نے اپنی بعض تحریروں میں اپنی نبوت کے متعلق مجازی کا لفظ استعمال کیا ہے۔ غیر سب ایچ اس لفظ کی بنا

کسی دعوے کے اثبات کے واسطے محض عقلی دلائل خواہ وہ کتنے ہی مضبوط ہوں شہادت سے عالی نہیں ہو سکتے لیکن اگر ان عقلی دلائل کے ساتھ مدعی کے ایسے کام بھی موجود رہ جائیں۔ جو اس کے دعوے کی علامت تائید کرتے ہوں۔ تو اس کا انکار سوائے جاہل یا حکیمران کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جو کام کئے۔ وہ کسی مجدد نے نہیں کئے۔ اور کوئی مجدد وہ کام کر سکتا ہے۔ وہ مجدد جو حضرت اقدس سے ناقابل گزر چکے ہیں۔ ان میں سے دو کے سوا جو وہ بھی ہندوستان میں گزرے کسی کا نام بھی یقینی طور پر معلوم نہیں۔ اس صورت میں ان کا کام کس طرح معلوم ہو سکتا ہے۔ حضرت اقدس نے جو انقلاب دنیا بھر میں پیدا کیا۔ وہ کسی مجدد کی متفرق عالم سے بڑے مشورہ سے نہیں۔ نہ کسی خاص مجدد کے لئے کوئی خاص پیشگوئی ہے۔ اور نہ ان کے کاموں کا کوئی ذکر احادیث میں پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت اقدس کے واسطے پایا جاتا ہے۔ علاوہ انہی مسیح موعود کے لئے ایسے کاموں کا ذکر بھی ہے۔

نور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چالیس حدیثیں

(از حضرت امیر محمد اسحاق صاحب)

سوطھویں حدیث: النَّاسُ كَأَسْنَانِ الْمَشْطِ

ترجمہ: تمام لوگ گنگھی کے دندانوں کی طرح ہیں:

(۱)

دُنیا میں جس قدر مذاہب پائے جاتے ہیں۔ اور جس قدر قومیں آباد ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی انسانی مساوات کی حقیقی معنوں میں علمبردار نہیں جیسا پہلا کو دکھیو۔ کہ لاہور ہی میں بعض گریہ ایسے ہیں۔ کہ جن میں دیسی عیسائی عباد کے لئے نہیں جاسکتے۔ یعنی خدا کے حضور بھی گورے اور کالے ایک صف میں کھڑے نہیں ہو سکتے۔ یہود۔ اور ہنود کو لو۔ وہ تبلیغی قومیں اور بشری مذاہب ہی نہیں۔ نہ وہ غیر قوموں کو اپنے اندر داخل کرتے ہیں۔ اور نہ کسی غیر مذاہب والے کو تبلیغ کرنے کے وہ حامی ہیں۔ یہ دونوں قومیں کرم سے نہیں۔ بلکہ جنم سے اپنے مذہب کو تسلیم کرتی ہیں۔ یعنی جو یہود کے ہاں پیدا ہوا۔ وہ یہودی رہے۔ اور جن نے ہندو کے ہاں جنم لیا۔ وہ ہندو رہے اور بس اس کے بعد سکھوں کو لو کہ ان میں سے دو سو سال سے مذہبی سکھوں کا گروہ پایا جاتا ہے جنہوں نے دسویں بادشاہی یعنی گورو گوبند سنگھ صاحب جی کے زمانہ میں وہ قربانیاں اور جان نثاریاں کی ہیں۔ کہ ان کے وقتا بخیرہ کہ انسان مشائش کر رہا ہے۔ لیکن آج دو سو سال گزر گئے۔ سکھ ان کو اپنے اندر جذب نہ کر سکے۔ بلکہ آج تک وہ باطل الٹ تھاگ ایک میٹر وجود کی طرح ہیں۔ کیونکہ کوئی سکھ کسی مذہبی سکھ کو اپنی بیٹی نہیں دیتا۔ ان بے چاروں نے داڑھیوں لڑھا لیں۔ کیس رکھ لیں۔ کرہے پہن لیں۔ مگر وہ چڑھے کے چوڑھے رہے۔ آریوں کو لو۔ کہ آج سوامی دیا بند کو بس

یعنی اسے روئے زمین کے لوگو میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ پس تمام مذاہب میں سے اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو سب انسانوں کو ایک شیخ پر لے آتا ہے۔ جاؤ۔ اور مسلمانوں کی مسجدوں کو دکھیو۔ وہاں ایک مصلیٰ۔ اور ایک سید ایک غریب اور ایک امیر۔ ایک غلام۔ اور ایک آقا۔ ایک چڑھاسی۔ اور ایک بادشاہ ایک ہی صف میں غلاموں کی طرح اٹتھ ہاندھے سر نہڑھے سے منڈھا ملائے۔ اور خیرے شیخ جوڑے شہنشاہ حقیقی کے حضور کھڑے ہیں۔ پھر جاؤ خانہ کعبہ کے مطاف میں۔ وہاں سے چل کر منی کے میدان میں وہاں سے آگے بڑھ کر مزدلفہ کے صحرا میں وہاں سے آگے بڑھ کر عرفات کے شترنا لق و دق ریگستان میں کہ وہاں حج کے دنوں میں ساری دُنیا کے لوگ اور کالے سفید اور وحشی امیر۔ اور غریب بادشاہ اور رعایا کفن کی دو بے سلائی چادریں پہن کر سب مل کر ایک آواز میں نہایت عاجزانہ اور عاشقانہ نعرہ لگاتے ہیں۔۔

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ

میں حاضر ہوں اے اللہ میں تیری جناب

لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ

میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں۔ اس لئے

لَبَّيْكَ اَيُّ الْحَمْدِ

صرف تیری جناب میں حاضر ہوں۔ سب خوبیاں

وَالنَّعْمَةُ لَكَ وَالْمَلِكُ

تجہ میں ہیں۔ اور تمام انعامات تیری ہی جناب سے آتے ہیں۔ اور سلطنت۔ اور حکومت صرف تیرے ہی لئے ہے۔

پھر جاؤ آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر مدینہ میں کہ پانچ ملکوں کا واحد بادشاہ عمر بن عبدالمطلب پر چڑھا کہ

کہہ رہا ہے۔۔

اِنَّ اَبَا بَكْرٍ سَيِّدَنَا
اَعْتَقُوْا يٰلَا سَيِّدَنَا
یعنی ہمارے سردار ابو بکر نے ہمارے سردار بلال رضی اللہ عنہ کو اُس کے ظالم مالک امیہ بن خلف سے مول لے کر آزاد کر وا دیا تھا۔

اللہ اکبر! یہ ہے سلامی مساوات کہ ایک بادشاہ بیک وقت قریشی ابو بکر اور حبشی بلال رضی اللہ عنہ دونوں کو اپنا سردار قرار دیتا ہے۔ لوگو! یہ ہے نبی نوع انسان کو ایک شیخ پر لاکھڑا کرنا۔ اور وہی ہے تمام انسانوں کو بھائی بھائی بنا دینا۔ سب ایک معزز شخص سے ایک غریب غلام کو سخت کلمہ کہہ دیا۔ حضور علیہ السلام نے سب کو فرمایا۔۔

اِنَّكَ اَمْرٌ وَّ فِتْ كَ جَاهِلِيَّةٍ

یعنی تو مسلمان بھی ہو گیا۔ مگر جاہلیت کی ایک رنگ پھر بھی باقی رہی۔ پھر غلاموں کو آقاؤں کے مساوی کرتے ہوئے فرمایا۔

اِخْوَانِكُمْ خَوْلَاكُمْ جَعَلَهُم

تمہارے غلام تمہارے بھائی بنائے۔ ہاں اللہ نے

اللَّهُ تَحْتَ اَيْدِيكُمْ فَمَنْ

رنگ تیرے ہاتھوں میں ہے۔ انہیں تمہارے ماتحت کر دیا

كَانَ اَخُوهُ تَحْتَ يَدِيْهِ

پس جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو۔ وہ اس کے

قَدِيْطُوعِهِ وَمَا يَأْمُرُ

وہی کچھ کھائے۔ جو خود کھاتا ہے۔ اور اسے

وَلْيَلْبَسْهُ وَمَا يَلْبَسُ وَلَا

دوسرا لباس پہنائے جیسا خود پہنتا ہے۔ اور

يَكْفِيْهِ فَوْقَ طَاقَتِهِ

اسے ایسا کافر پہنائے جو اس کی طاقت سے زیادہ ہے

فَاَنْ كَفْتُمْوَهُمْ فَوْقَ طَاقَتِهِمْ فَاَعْيَبُوْهُمُ

زیادہ ہو۔ تو خود ان سے لے کر وہ کام کرو۔ سبحان اللہ یہ ہے اسلامی غلامی کہ غلاموں کو مالکوں جیسا کپڑا اور کھانا ملتا ہے۔ آپ کسی اسلامی ملک میں چلے جائیں۔ وہاں بیٹی لینے دینے میں گورے کے کی تیر نہیں نہ تو بیٹا کا غلط نام نشان ہے نہ ذات پات کے فضول جھگڑے اور جھگڑے ہیں۔

ہاں افسوس ہے کہ ہندوستان میں ہندوؤں کی بد محبت اور ایک ہزار سال تک اسے رہنے سے یہاں کے مسلمانوں کو بھی کفر کا زنگ لگ گیا۔ اور یہ بھی شادی بیاہ میں ذات پات کی تفریق کرنے لگے۔ مگر یہ سب ہندوؤں کا بد اثر ہے۔ ورنہ کسی اور اسلامی ملک میں جا کر دیکھو نہ وہاں کسی پیشہ ور کو برا سمجھا جاتا ہے۔ نہ ماتحت سے کام کرنا عیب ہے۔ نہ وہاں ذات پات کی تفریق ہے۔ نہ شادی بیاہ کے معاملہ میں کوئی قومی امتیاز اور ہڈی پسلی کی جستجو ہے بلکہ سب بھائی بھائی ہیں۔ پس اسلام اور صرف اسلام ہی کے سینہ پر یہ تمغہ امتیازی آویزاں ہے۔ کہ اس نے دنیا سے گورے اور کاٹے واقف اور نادان واقف ملکی اور غیر ملکی تمام امتیازوں کو یکسر مٹا دیا۔ اور سب کو لاء اللہ الا اللہ کے جھنڈے کے نیچے لاکھڑا کیا۔ کہ اب ایک ہی گلہ اور ایک ہی گلہ بان ہے۔ اور اسی کی طرف یہ حدیث بھی اشارہ کرتی ہے کہ

الناس کاستان المشط
یعنی جس طرح کنگھی کے دندانے الگ الگ نظر آتے ہیں۔ مگر ان سب کی اصل اور بڑا ایک ہے۔ اسی طرح افراد الگ الگ نظر آتے ہیں۔ مگر توہ اور نسل اور نوع ایک ہی ہے۔ کیونکہ ایک آدم اور ایک حور سے سب پیدا ہوئے ہیں۔ اس لئے سب بنی آدم اور سب ابناء حوا ہیں۔

(۲۰)
انسان اور باقی تمام حیوانات میں جہاں اور بہت سے فرق ہیں وہاں ایک نمایاں اور مابہ الامتیاز فرق یہ بھی ہے۔ کہ حیوانات جنگلوں میں ویرانوں میں اور الگ الگ ایک ایک دو دو کر کے زندگی بسر کرتے ہیں کیونکہ ان کی ضرورتیں قدرت نے ایسی تجویز فرمائی ہیں۔ کہ وہ عموماً بغیر تعلیم و تعلم کے پوری ہو سکتی ہیں۔ مثلاً گائے اھینک بغیر سکھانے کے تیر سکتی ہیں۔ لیکن کوئی

انسان دنیا میں بغیر کسی کے سیکھنے کے تیر نہیں سکتا۔ اسی طرح بیا ایک چھوٹا سا پرندہ ہے۔ وہ بغیر کسی سے سیکھنے کے اپنا گھونسا بنا لیتا ہے۔ مگر کوئی انسان بغیر کسی سے سیکھنے کے کبھی کوئی مکان تعمیر نہیں کر سکتا۔ اس لئے انسان تمدن کے ذریعہ ترقی کرتا ہے اور مل جل کر رہنے کی وجہ سے اس کے سب کام بنتے ہیں۔ کیونکہ کھانا پکانا زمین کی تر سے پانی نکالنا کپڑا بنا باس سینا جوتی بنانا مکان تعمیر کرنا وغیرہ وغیرہ تمام کام ایک انسان نہیں کر سکتا۔ اسی لئے لوگ گاؤں اور شہر بسا کر رہتے ہیں۔ تاکہ مل جل کر مختلف کام کئے جائیں۔ اور سب مل کر فائدہ اٹھائیں۔ لیکن اگر آسمان کے پرندوں اور جنگل کے درندوں کی طرح انسان بھی ایک ایک دو دو ہو کر جنگلوں صحراؤں اور ویرانوں میں رہیں تو نہ انہیں کھانا میسر ہو نہ لباس نہ جوتی۔ نہ مکان نہ علاج کے لئے دوا پس یہ حدیث اس امر کا اظہار کرتی ہے کہ انسان کنگھی کے دندانوں کی طرح الگ الگ نظر آتے ہیں۔ لیکن یہ کام بھی کر سکتے ہیں۔ جبکہ کنگھی کے پشت کی طرح یہ بھی کسی گاؤں اور شہر میں کسی حکومت اور سلطنت کے ماتحت کام کریں۔ اور اس طرح یہ خود انسانوں کو ہدایت دیتی ہے۔ کہ وہ اگر ترقی کرنا چاہیں۔ تو مل جل کر رہیں الگ الگ کام نہ کریں۔ بلکہ ایک باضابطہ سلطنت اور نظام کے ماتحت کام کریں تبھی یہ انسان یعنی انسان کھلائے کے مستحق ہوں گے۔ اور تبھی یہ اپنی ضرورتیں پوری کر سکیں گے۔ اور تبھی ان کے کمالات ظہور پذیر ہو سکیں گے۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے۔ من الممكن المبادیۃ فقط جہا۔ یعنی جو جنگل میں جا کر الگ الگ رہا۔ اس کے اخلاق کامل نہ ہونے۔ بلکہ ناقص کے ناقص رہ گئے۔

(۲۱)
اس حدیث میں مسلمانوں کے لئے

ایک ذریعہ ہدایت ہے۔ مگر افسوس کہ مسلمان اسے پس پشت ڈال کر تقریباً تین ہزار چلے ہیں۔ اور وہ ہدایت یہ ہے کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔ مسلمانوں کو کنگھی کے دندانوں سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ کہ یہی دندانے اگر ایک پشت کے ذریعہ آپس میں جڑے ہوئے نہ ہوتے۔ تو الگ الگ ہو کر ایک ہزار دندانہ بھی کوئی کام نہ کر سکتے ہیں۔ جب یہ دندانے ایک اصل اور ایک جڑ کی وجہ سے ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں۔ تو ہمیں دندانے ہی کنگھی کی غرض نہ غایت پورے کر سکتے ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کو چاہیے۔ کہ ان کے افراد باوجود مختلف خیالات مختلف جذبات مختلف عادات اور مختلف مقامات کے حامل ہونے کے ایک نظام میں منسلک اور ایک شیرازہ میں بندھے ہوئے ہوں۔ اور یہ مفہوم خلافت راشدہ کا ہے۔ اور یہی وہ گڑھے ہیں۔ جن سے

مسلمانوں نے خزون اوٹے میں ترقی کی۔ اور یہی وہ ذریعہ ہے جس سے وہ آئندہ ترقی کر سکتے ہیں۔ اور اسی مضمون کو ایک دوسری حدیث میں یوں ادا کیا گیا ہے کہ **یہد اللہ علی الجماعۃ** یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کبھی بھی مسلمانوں کے مختلف پرانگندہ اور منتشر افراد پر نازل نہیں ہوتی۔ بلکہ صرف ان افراد پر نازل فرماتی ہے۔ جو ایک واجب الاطاعت امام کے ماتحت پر جمع ہو کر کنگھی کے دندانوں کی طرح باوجود الگ الگ ہونے کے پھر ایک ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عام مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ پرانگی اور انتشار چھوڑ کر خدا کی پیدا کردہ جماعت میں داخل ہوں۔ اور ہم احمدیوں کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم کبھی بھی اس مبارک گروہ سے الگ ہو کر شتر بے ہمار کی طرح زندگی بسر کریں۔ امین قرآنین

بیرون ہند کے کارکن اور اجاب تہ بہ فرہاں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت امیر المؤمنین امیرہ اللہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ تحریک جدید کو کسی میں قسط ادا کرنی پڑتی ہے۔ اجاب اپنے وعدے جلد پورے کریں۔ ہندوستان کی جماعتیں اور براہ راست وغیرہ کے لئے دے دے اجاب سرگرم عمل ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ وہ ۳۱ مئی ۱۹۶۹ء تک اس تیس سال کے وعدے کو صریح پورے کر دیں۔ کیونکہ ۳۱ مئی تک وعدوں کا پورا کر دینا ان کو سابقوں میں شامل کر دیتا ہے۔ یہ تو ظاہر ہی ہے کہ سمن کی شان کے ہی نمایاں ہے۔ کہ وہ سابقوں میں کوشش سے شامل ہو گیا شخص ہی سابقوں کے ثواب سے محروم رہ سکتا ہے۔ جسے یا تو اس بات کا علم نہ ہو۔ یا اس کے دل میں سابقوں میں شامل ہونے کی کوئی قدر نہ ہو۔ پس سابقوں میں شامل ہونا سب سے زیادہ دعوہ کرنے والے کی دلی خواہش ہونی چاہیے۔ اور ۳۱ مئی کی تاریخ کو چھوٹا نہیں چاہئے غرض جہاں ہندوستان کی جماعتیں اور افراد کو شامل ہیں۔ وہاں بیرون ہند کی جماعتیں بھی کوشش کر رہی ہیں۔ چنانچہ عدن کی جماعت کا وعدہ سال رواں میں ۲۳ ۲۴ روپیہ کا تھا۔ وہاں سے ۵۰۸ کی رقم داخل ہو چکی ہے۔ جو سستی فی صدی کی نسبت سے ہے جن اہم اللہ احسن العباد اسی نوٹ کے ذریعہ بیرون ہند کی جماعتوں اور افراد کو ادائیگی کی طرف غافل طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ اس دفعہ کی بیرون ہند کی فہرستوں کے ظاہر ہوا ہے۔ اگست و ستمبر میں بیرون ہند کے اجاب اپنے وعدے کو پورے کر لیں گے۔ لیکن کارکنوں کی بھی اور کوشش سے پایا جاتا ہے۔ کہ ۳۱ مئی تک ہی وعدہ پورا کر لیں گے۔ جیسا کہ عدن کی مثال سے معلوم ہوتا ہے۔ بیرون ہند کی جماعتوں کے کارکنوں اور براہ راست وعدے کرنے والے افراد کو بھی یہ کوشش کرنی چاہیے۔ کہ حتی الوسع ان کے وعدے پورے ہو جائیں۔ بیرون ہند میں چونکہ دیر سے اطلاع ہوئی۔ اس لئے آخر جون تک جو اجاب اپنے وعدے کی رقم مقامی جماعت میں ادا کر کے اطلاع کر دیں گے۔ ان کے وعدے وقت کے اندر کئے جائیں

ان کی فہرست شکر شاہی کے ذریعہ ارسال کر دی جائے گی۔ تا نائل سید شاہی کو ایک مہینہ

مخلصین سلسلہ سے گزارش

مکالمہ و مخاطبہ الہیہ کا شرف اور جہاں مولوی محمد علی صاحب

جہاں مولوی محمد علی صاحب امیر عزیز البین
 خطبہ جمعہ (۱۴ ذی حجہ) میں فرماتے ہیں :-
 " بلاشبہ دلائل سے بھی ایمان پیدا ہوتا ہے
 لیکن وہ زبردست ایمان جو دلوں کے
 اندر گڑ جا کے خدا کے ساتھ ہیکلاسی سے
 ہی پیدا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
 نے ہیکلاسی کے سلسلہ کو جاری رکھا ہے " (پیغام صلح ۲۱ مارچ ۱۹۳۱ء)

پھر " خدا سے ہیکلاسی اور اسلام " کے
 لغت فرماتے ہیں :- " میں کہنا چاہتا ہوں
 کہ خدا کے ساتھ ہیکلاسی کو مذہب اسلام
 نے زندہ رکھا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر
 خدا کی ہستی پر پختہ ایمان پیدا نہیں ہوتا۔
 بے شک دلائل سے بھی خدا
 کی ہستی ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن
 اس قدر یقین کے ساتھ نہیں
 جو یقین مکالمہ الہی سے پیدا ہوتا
 ہے۔ جو ایمان حضرت مسیح موعود
 نے پیدا کیا " (پیغام صلح ۱۴ مارچ ۱۹۳۱ء)

اسی طرح اپنے خطبہ کے آخر میں " توحان
 دوستوں کو نصائح " کرتے ہوئے فرماتے ہیں
 کہ :- " آپ نے اور ہم نے دنیا میں انقلاب
 پیدا کرنا ہے۔ تم نے لوگوں کے اندر خدا
 کی ہستی پر ایمان پیدا کرنا ہے۔ اس لئے
 ضرورت ہے کہ پیسے ہتھارے اپنے
 دلوں میں وہ ایمان لٹایاں رنگ اختیار
 کر کے " (پیغام صلح ۲۱ مارچ ۱۹۳۱ء)

یہی مضمون مولوی محمد علی صاحب اس
 سے قبل بھی ان الفاظ میں بیان کر چکے ہیں
 کہ " ایمان تو خدا کو دیکھ کر پیدا ہوتا ہے
 جب تک کوئی اس کے ساتھ مکالمہ اور
 مخاطبہ کے ذریعہ سے اس کی ہستی کا
 نشان نہ دکھائے۔ اس وقت تک اس پر
 ایمان پختہ نہیں ہوتا " (پیغام صلح ۳ ذی حجہ ۱۹۳۱ء)

مولوی صاحب کے ان بیانات سے
 ظاہر ہے کہ زندہ ایمان اور حقیقی یقین
 اللہ تعالیٰ پر اس وقت پیدا ہوتا ہے۔
 جبکہ بندہ کو مکالمہ و مخاطبہ الہیہ کا شرف
 حاصل ہو جائے یہی زندہ ایمان اور یقین
 ہی تھا جس کو پیدا کرنے کے لئے حضرت
 مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔
 پس خیر بایعین میں بتائیں۔ کہ آیا
 مولوی محمد علی صاحب بھی مکالمہ و مخاطبہ
 الہیہ کی اس عظیم شان نعمت سے مشرف
 ہیں یا نہیں؟ ہمیں یہ سوال دریاقت
 کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی
 کہ مولوی صاحب کے رفتار اس بات
 کی آزمائش کی لوگوں کو کھلی دعوت
 دے چکے ہیں۔ جیسا کہ احمدیہ انجمن
 اشاعت اسلام لاہور کے ان الفاظ سے
 ظاہر ہے کہ :-
 " اگر کسی کو اس بات کا یقین
 نہ ہو۔ تو وہ اس وقت ہی آزمائش
 کے طور پر لاہور میں ہی حضرت
 امیر مجدد بن سولینا مولوی محمد علی صاحب
 کی صحبت میں ہی چند روز رہ کر دیکھ
 لے جو مسیح موعود کے شاگردوں
 میں سے ایک شاگرد ہے۔ کہ
 اس کا باطن کیا نورانی اور مصفا
 ہو جاتا ہے۔ اور کس طرح اس کو
 حق الیقین ملے۔ عین الیقین کے رنگ
 میں اسلام اور اس کی سچائی نظر آ جاتی
 ہے۔ کہ یہ سلسلہ سچ ہے الہی سلسلہ ہے " (رسالہ الہدی بابت دسمبر ۱۹۳۱ء)

شائع کردہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور
 امید ہے کہ عیسائے بائبل کے امیر جہاں
 مولوی محمد علی صاحب خود ہی ہر نئے نئے تکلیف
 گوارا فرمائیں گے۔ کہ انکو خدا تعالیٰ کی ہستی پر زندہ
 ایمان اور یقین حاصل ہے یا نہیں۔ اور اگر حاصل ہے
 تو کیا وہ مکالمہ و مخاطبہ الہیہ کے شرف سے مشرف ہیں؟

مجلس خدام الاحمدیہ میں کو حضرت
 امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
 نے خود اپنے ہاتھوں سے قائم فرمایا۔
 خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق محض سے
 حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات
 کے ماتحت حضور کے ارشادات کی تعمیل میں
 پوری مستعدی کے ساتھ سرگرم عمل ہے۔
 مجلس پر اپنی عمر کے چوتھے سال میں قدم
 رکھ رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور
 یہ امید رکھتی ہے کہ ہر آنے والے دن اس
 کے لئے ترقی اور کامرانی میں ایڑی کا
 کا باعث ہوگا۔ اور یقین کی اس پختہ چٹان
 پر آج اس کے قدم ہیں کہ نورمان احمدیت
 کی تنظیم (مجلس خدام الاحمدیہ) جو حضرت
 امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
 ہاتھوں سے وجود میں آئی ہے۔ خدمت
 سلسلہ اور خدمت خلق کی عرض سے نہایت
 ہی مفید وجود کی صورت میں احمدیت کے
 ساتھ ساتھ قائم رہے گی۔ انشاء اللہ

احباب جماعت پر مجلس خدام الاحمدیہ کی
 اہمیت حضور کے متحدہ خطبات کی روشنی
 میں نہایت درجہ واضح ہوگی۔ چنانچہ
 حضور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ جنوری
 ۱۹۳۱ء میں مجلس پر اس کے قیام کی اصل
 عرض بیان کرتے ہوئے حسب ذیل نہایت
 ہی پوزور الفاظ میں احباب جماعت کو اس
 کے ساتھ ممکن نفاذ کی تحریک فرمائی۔
 " میری عرض اس مجلس کے قیام
 سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں
 دخی ہے۔ اسے ہوا نہ لگ جائے۔ بلکہ وہ
 اسی طرح نہاں دوسرے دلوں میں دخی ہوتی
 چلی جائے۔ آج وہ ہمارے دلوں میں دخی
 ہے۔ تو کل وہ ہماری اولاد کے دلوں میں
 دخی ہو۔ اور پوسوں ان کی اولاد کے
 دلوں میں۔ یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے
 وابستہ ہو جائے۔ ہمارے دلوں کے

ساتھ چمٹ جائے۔ اور اسی صورت اختیار
 کرے جو دنیا کے لئے مفید اور بابرکت
 ہو۔ اگر ایک بار دوسروں تک ہی تعلیم
 محدود رہی۔ تو کبھی ایسا پختہ رنگ نہ
 دے گی۔ جس کی اس سے توحیح کی جاتی
 ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر مجلس
 خدام الاحمدیہ کا جو اجتماع ہوا تھا۔
 اس میں بھی میں نے خدام الاحمدیہ کو خواہ
 اور باقی جماعت کو عموماً اس بات کی خاطر
 توجہ دلائی تھی۔ کہ اس کام میں خدام الاحمدیہ
 کی مدد کی جائے۔ پھر جلسہ سالانہ کے
 موقع پر بھی میں نے دوستوں کو توجہ دلائی
 تھی کہ اس جماعت کی مالی امداد کرنا یہ
 بھی ایک ثواب کا کام ہے۔ اور جن کو
 اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے۔ ان کا فرض
 ہے۔ کہ وہ محفوضی بہت جس قدر بھی مدد
 کر سکتے ہوں ضرور کریں۔ تاکہ
 خدام احمدیہ عہدگی اور سہولت کے
 ساتھ اپنا کام کر سکیں "

مجلس خدام الاحمدیہ جہاں
 اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہی
 ہے اس کے کام کی وسعت کے نتیجے
 میں احراجات میں بھی گونا گونا گونا گونا
 ہے۔ چنانچہ مجلس خدام الاحمدیہ کی
 مالی ضروریات اور اس کی مالی امداد کے
 لئے مجلس و مقتدر احباب جماعت کی خدمت
 میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
 کی مذکورہ بالا تحریک سے زیادہ موثر
 الفاظ میں عرض نہیں کیا جاسکتا۔ امید ہے
 مخلصین سلسلہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں
 حضور کے مشا مبارک کو پورا کرنے کے
 لئے مجلس خدام الاحمدیہ کی حسب پستہ باقاعدگی
 کے ساتھ ہر کسی مبین صورت میں امداد
 فرمائیں گے۔ مجلس پر ایسے احباب کی زبرد
 مضمون ہوگی۔ جنہذا ہم اللہ تعالیٰ احسن الخیر
 (حاکم ملک عطاء الرحمن بہتم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دوای نیا برطیس کی صورت ہر سے ایک مغز دوست تحریر فرماتے ہیں۔ "دوای نیا برطیس میں نے استعمال کی ہے۔ اس سے مجھے نافع ہے۔ روایتی ختم ہونے پر میں مزید ننگو لنگا۔ میرے ایک دوست ہیں
 نیا برطیس کی دوای کے متعلق پہلے بھی کئی ایک شہادت شائع کی جا چکی ہیں۔ یہ دوای خدا کے فضل سے نہایت مفید ثابت ہو رہی ہے۔ خواہشمند احباب کو اس سے ضرور
 فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قیمت ۷۰ پیسے فی تولہ۔ جو میں دن کی نورا ک۔

طبیعیہ عجائب گھر قادیان

دواخانہ خدمت خلق قادیان

ہمارے دواخانہ میں ہر قسم کے کمزوریاں نہایت احتیاط اور صفائی سے تیار کئے جاتے ہیں۔ اور ان کے علاوہ ہر قسم کے اعلیٰ سے اعلیٰ مفردات بھی رکھے جاتے ہیں آپ تشریف لائیں۔ اور اپنی آنکھوں سے دواؤں کا سائنہ کریں ہمارے مفردات کے متعلق جناب میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ڈاکٹر۔ اسے کسی تحریر پر مکتوب لکھتے ہیں۔

"میں نے دواخانہ خدمت خلق سے اپنی بیماری کے ددران میں چند مفردات خرید رکھے ہیں۔ جو کہ نہایت اعلیٰ اور خالص ہیں اور ان کی قیمت بھی درجی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت دے۔"

ہر قسم کا منگ۔ بخیر۔ زعفران۔ مونی و جنبہ بدستور وغیرہ اور تمام مفردات ادویہ یہاں سے مل سکتی ہیں۔ عمدہ دوا اچھے اجزاء کے بغیر تیار نہیں ہو سکتی ہیں۔ اگر آپ اچھی دوا تیار کرنا چاہتے ہیں۔ تو مفردات ہمارے دوکان سے خریدیں ہمارے پاس ایسی ادویہ کا بھی ذخیرہ ہے جو امرت سر۔ لاہور۔ بلکہ دہلی سے بھی نہیں مل سکتیں۔ جن کو ہم ہنہ ورنان کے مختلف علاقوں سے جمع کر رہے ہیں۔

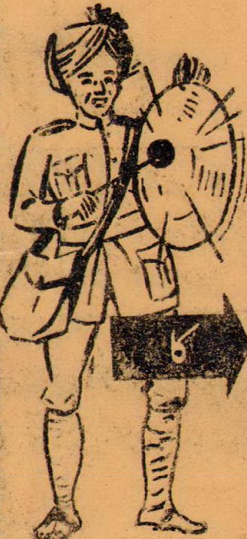
محلنے کا پتہ:۔ منجروا خانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

گیارہ سے پندرہ سال کے اطفال احمدیہ کے امتحان کیلئے نصیحت

جلسہ خدام الاحمدیہ قادیان کے اجلاس منعقدہ ۱۲ تہ صبح ۱۳ اسباق ۱۲ فروری ۱۹۴۱ء میں بچوں نے متفقہ طور پر یہ تجویز پاس کی تھی کہ جس طرح خدام الاحمدیہ کے سامنے امتحان لیا جاتا ہے۔ اسی طرح گیارہ سے پندرہ سال کے بچوں کے لئے بھی سامنے تعصاب مقرر کئے امتحانات لئے جایا کریں۔ اس تجویز کو جامعہ اعلیٰ پشاور نے کے لئے اپریل سے جون ۱۹۳۹ تک تین ماہ کے لئے ہمارا اقدار، مصنفہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ مکمل اور مسلم نوجوانوں کے سہری کارنامے مولفہ شیخ رحمت اللہ صاحبہ شاکر قادیان کے پہلے ۲۵ صفحات بطور تعصاب مقرر کئے گئے ہیں۔ امتحان ماہ جون ۱۹۳۹ء کے آخری دنوں میں ہوگا۔ انشاء اللہ ہمیں تاریخ کا اعلان بعد میں ہوگا۔ گیارہ سے پندرہ سال کی عمر کے ایسے بچوں کے لئے جو مجلس اطفال کے ممبر ہیں۔ اس امتحان میں شمولیت ضروری ہوگی۔ سربراہ تعصاب کو چاہیے کہ وہ بچوں کو اس امتحان میں شمولیت کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ اور تیار رہیں ان کی ہر طرح مدد فرماتے رہیں۔

خاکسار محمد محمود صاحب خانہ ہمتی اطفال خدام الاحمدیہ

پوسٹ آفس کا ڈیفینس سینیورس بینک اکاؤنٹ



خبر! پوسٹ آفس سے انکم ٹیکس معاف

منافع حاصل کیجئے

اب پوسٹ آفس آپ کو ایک زیادہ سود حاصل کرنے کی ایک نیا معمولی سہولت دیتا ہے جو پہلے کسی نہیں دی تھی۔ یہ سہولت انکم ٹیکس معاف ہونے پر آپ کو زیادہ سے زیادہ رقم دے گا۔ اگر آپ نے پوسٹ آفس سے انکم ٹیکس معاف ہونے کا حساب کھولا ہے تو یہ سہولت آپ کو زیادہ سے زیادہ رقم دے گا۔ اگر آپ نے پوسٹ آفس سے انکم ٹیکس معاف ہونے کا حساب کھولا ہے تو یہ سہولت آپ کو زیادہ سے زیادہ رقم دے گا۔ اگر آپ نے پوسٹ آفس سے انکم ٹیکس معاف ہونے کا حساب کھولا ہے تو یہ سہولت آپ کو زیادہ سے زیادہ رقم دے گا۔

قادیان میں ایک باوقوعہ ہارڈ ورک ملتی ہے

اس وقت قادیان کے مرکزی محلہ میں گیارہ عدد دوکانات مبلغ پانچ ہزار روپے میں رہن ملتی ہیں۔ ان دوکانوں کا موجودہ کرایہ چالیس روپے ماہوار ہے۔ یہ دوکانات احمدیہ چوک میں مسجد مبارک اور مدرسہ احمدیہ کے بالمقابل واقع ہیں۔ اور بوجہ نہایت باوقوعہ ہونے کے کرایہ سے خالی نہیں رہتیں۔

اس وقت جس دوست کے پاس یہ دوکانیں رہن ہیں وہ ایک ضرورت سے انہیں آگے رہن در رہن کرنا چاہتے ہیں۔ اور سابقہ کاغذات ہی جدید ترین کی طرف منتقل کر دیں گے۔ خواہش مند اجاب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت کریں۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ایم۔ آ۔ قادیان

ہندستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاٹل یوکرین اپریل - تاجروں کی کانفرنس کے فیصلہ کے مطابق امرتسر - ہال پور اور برٹانوا کی منڈیوں میں تجارتی ڈیڑھ گنا شرح ہو گیا ہے۔ فیصلہ کیا گیا ہے کہ تمام سودے خور اپنے کو دینے چاہیں اور مارکنگ ایکٹ کے دو سے مجوزہ لائسنس حاصل نہ کئے جائیں۔

واشنگٹن ۲ اپریل - اپنے جہازوں کی مضبوطی کے خلاف جرمنی اور اٹلی کی حکومتوں نے امریکہ سے جو پروٹسٹ کیا تھا۔ اسے امریکن گورنمنٹ نے مسترد کر دیا ہے۔ اور مزید سو برس ۷۵۰ اطلاوی جہازوں کی گرفتاری کا حکم دیدیا گیا

قاہرہ ۲ اپریل - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اگر چاہاوی ملکوں کو تباہ کر گئے تھے۔ مگر برطانیہ اخراج برابر عدیس آبا با کی طرف بڑھتی جا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ جنوبی ایشیا میں وہ دو دن تک جا پہنچی ہیں۔ بن غازی کے ڈیراھ سو میل کے فاصلہ پر مشرق

کی طرف ایک جگہ اٹلی کے مشینی دستاں کے جہاز میں ہوئیں۔ برطانیہ کی امداد نے بھی حصہ لیا۔ اور انہیں سخت نقصان پہنچایا۔

واشنگٹن ۲ اپریل - ایک امریکی نامہ نگار کو روم سے نکال دیا گیا تھا۔ وہ اب یہاں پہنچا ہے۔ اور اس کا بیان ہے کہ اٹلی کی متواتر شکستوں کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ اس کے سارے اندرونی نظام پر نازی قاضی ہو چکے ہیں۔ اور تمام اہم اداروں کی نگرانی نازی حقیہ پر لیں کر دی ہے۔

لندن ۲ اپریل - ترکی کو بھی امریکہ کی طرف سے امداد اور پٹرول پالشیے جانے کے متعلق گفتگو ہو رہی ہے۔ تجویز یہ ہے کہ مشرق وسطیٰ میں برطانیہ کے پاس جو سامان جنگ ہے وہ ترکی

کو دیدیا جائے۔ اور امریکہ برطانیہ کو اور سامان مہیا کرے۔

ہلنڈ ۲ اپریل - نازی ٹرے زور سے یہ اذہاں پھیلا رہے ہیں۔ کہ یوگوسلاویہ میں جرمنوں پر بہت مظالم ہو رہے ہیں۔ دو جرمن گاڑی نڈر آتش کر دیتے گئے اور دوس جرمنوں کو قتل کر دیا گیا ہے۔ مگر ہلنڈ ریڈیو ان کی پر زور تزدید کر رہا ہے

الہ آباد ۲ اپریل - یوپی اسمبلی کے سپیکر باجویشو تم داس فنڈن کو ڈیفیس آف انڈیا ایکٹ کے تحت گرفتار کر لیا گیا۔

کلکتہ ۲ اپریل - آج بمکال اسمبلی نے وزیر اعلیٰ کی یہ تجویز منظور کر لی۔ کہ کیرن اور ہارڈ برقیضہ پر خوشی کا پیغام ملک معظم کو بھیجا جائے۔ نیز

ہندوستانی دور دوسرے برطانیہ سپریم کو مبارکباد کا پیغام بھیجا جائے

لندن ۲ اپریل - شاہ جیٹل کے یوگوسلاویہ کی بادشاہ تخت نشین ہونے پر لندن کے گز جاز میں دعا کی گئی۔ روسی سفیر نے بھی اس میں شرکت کی۔

لندن ۲ اپریل - سو سو اڑکی رات کو انگریزی ہوائی جہازوں نے ایمپن اور برمن پر جو بم برسائے ان میں ایک خاص قسم کا بارود دھرا ہوا تھا جو بیک وقت بہت سی عمارتوں کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ وہ ہر کے علاقہ کے ۳۵ ہزار نازی بچوں کو سلو اکیہ بھیج دیا گیا جس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ برطانیہ طیارے جرمنی میں کس قدر تباہی مچا رہے ہیں

لندن ۲ اپریل - اسمارہ برقیضہ کے قبیل ہی اٹلی کی طرف سے اس قسم کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ کہ اسمارہ ایک مکھلا شہر ہے اس جگہ جو اطلاوی فوج بھی ممکن ہے وہ بچ نکلی ہو۔ اب اریٹریا میں اٹلی کے چالیس ہزار

اعلان

۲ اپریل ۱۹۲۱ء سے ۲ اپریل ۱۹۲۱ء تک کے خرید اولیٰ خاص رعایت

محلہ دارالافضل شمالی متصل احمدیہ فروٹ فارم ہینہ قطععات اراضی قابل فروخت ہیں۔ یہ قطععات ہر لحاظ سے باموقع ہیں۔ سٹیٹیشن سے اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قریب واقع ہیں۔ مجلس مشاورت کے موقع پر ۱۵ اپریل ۱۹۲۱ء سے ۲۰ اپریل ۱۹۲۱ء تک کے خرید اولیٰ کو ۲/۸ فی مرلہ کی رعایت ہوگی۔

نیز محلہ دارالانوار میں ایک قطعہ متصل کوٹھی سرچوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی قابل فروخت ہے۔

خاکسار۔ خان محمد عبداللہ خان آف مالیر کوٹلمہ

خط و کتابت و زیبانی فیصلہ مندرجہ ذیل پتہ سے کریں۔

چوہدری حاکم دین۔ احمدی دوکاندار قادیان

عبدالعزیز قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیا اسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی